سوال نمبر ۴۔ جماعتِ اسلامی جمہوری طریق کار کیوں اختیار کرتی ہے؟

"پاکستان کی جماعت اسلامی نے اقتدار کی منزل تک پہنچنے کے لیے جمہوری طریقہ اختیار کیا ہے، یعنی ایک مغربی طرز کے جمہوری نظام میں مغربی طرز کے انتخابات کے ذریعہ سے اکثریت حاصل کرنا۔ دعوت اسلامی کے لیے اس طریقہ کے موافق و مخالف دلائل کیا ہیں؟ کیا جماعت نے اس سے پہلے کی تحریکوں کے تجربات سے اس معاملہ میں کوئی فائدہ اُٹھایا ہے اور کس طرح؟ ایسے حالات میں دعوت کے لیے کیا طریق کار مناسب ہوگا جہاں کے حکمران بالکل مطلق العنان ہیں اور بنیادی انسانی حقوق تک کا کوئی لحاظ نہیں کرتے۔"

جواب:۔ یہ بھی ایک بڑی تفصیل طلب بحث ہے۔ مگر میں اختصار کے ساتھ آپ کے سوال کا جواب دوں گا۔ جماعت اسلامی جس ملک میں کام کر رہی ہے اس کے حالات کے لحاظ سے اس نے اپنا طریق کار اختیار کیا ہے۔ کوئی دوسرا آدمی جو اسلامی دعوت کے لیے کسی اور ملک میں کام کر رہا ہو اس کے لیے ضروری نہیں کہ وہ ہمارے طریقے کی پیروی کرے۔ وہ اپنے ملک کے حالات کے لحاظ سے کوئی دوسرا طریق کار اختیار کر سکتا ہے۔ ہم اس کے لیے یہ لازم نہیں کر سکتے کہ وہ ہمارے ہی طریقے کی پیروی کرے۔ ہم اپنی جگہ یہ سمجھتے ہیں کہ اسلامی حکومت قائم کرنے کے لیے کسی قسم کی خفیہ تحریک کا طریقہ اختیار کرنا صحیح نہیں ہے کیونکہ اس کے نتائج اچھے نہیں ہوتے۔ ہم اس کو بھی صحیح نہیں سمجھتے کہ کسی طرح کی سازشیں کر کے کوئی فوجی انقلاب لانے کی کوشش کی جائے اور اس طریقے سے اسلامی حکومت قائم کی جائے۔ کیونکہ اس کا نتیجہ پھر یہ ہوگا کہ جس طرح ایک سازش کے نتیجے میں اسلامی حکومت قائم ہوگی اسی طرح ایک دوسری سازش کے نتیجے میں اس کا تختہ اُلٹ کر کوئی اور حکومت قائم ہو جائے گی۔ ہمارے نزدیک صحیح طریقہ یہ ہے کہ ہم زیادہ سے زیادہ لوگوں کو ایک کھلی اور علانیہ دعوت سے اپنا ہم خیال بنائیں۔ اس میں وقت کی حکومت خواہ کتنی ہی رکاوٹیں ڈالے، ہر طرح کی تکلیفوں کو، ہر طرح کے نقصانات کو، ہر طرح کی سزاؤں کو برداشت کر لیا جائے اور اپنی دعوت کو برابر جاری رکھا جائے، یہاں تک کہ زیادہ سے زیادہ لوگ ہمارے ہم خیال ہو جائیں۔ جب لوگ ہمارے ہم خیال ہو جائیں گے تو ہم انشاءاللہ جمہوری طریقے سے ہی اپنے ملک میں اسلامی انقلاب لے آئیں گے۔